

مسلمانوں کے لیے مشن

تعلیم اور دوستی کے مراکز کے ذریعے مسلم خواتین تک رسائی

پلس میں چھپنے والے اس مضمون کو ہم من و عن دوبارہ شائع کر رہے ہیں۔
اکثر مسلم خواتین دو دنیاؤں میں رہتی ہیں۔ ایک طرف ان کا تعلیمی معیار بتدریج بڑھ رہا ہے اور اپنے مقام ملازمت پر ان کے مرتبہ و حیثیت میں بہتری آرہی ہے۔ دوسری جانب وہ اپنے اس ماتحت کردارے مطمئن ہیں۔ جو اسلامی سوسائٹی کے خاندانی نظام میں ان کے لیے مخصوص ہے۔

جو مشنری ریڈیو، لٹریچر اور مراسلاتی کورسزے کام لے رہے ہیں ان کے لیے نوجوان تعلیم یافتہ مسلم خواتین تک رسائی کے مواقع اوسطاً کم ہیں اور جن خواتین نے خط و کتابت میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے ان سے وہ ذاتی ملاقاتیں کر کے ذرائع ابلاغ کے نتائج کو مزید خاطر خواہ بنا سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں عیسائیت اختیار کرنے والی وہ سابق مسلم خواتین خاص طور پر مفید ہیں جو بھول کو پڑھاتی ہیں۔ موسم گرما کے کیمپ لگاتی ہیں اور خواتین کو چھوٹی ٹولیاں میں تعلیم دیتی ہیں یہ خواتین پولیس کی پوچھ گچھ کا خطرہ مول لیتی ہیں اور ان میں سے کچھ قید و بند کے مراحل سے بھی گزر چکی ہیں۔ ان میں سے بعض اہم مناصب پر فائز ہیں اور اپنی تنخواہیں دوسرے عیسائیوں کو کانفرنسوں میں بھجوانے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

مسلم خواتین مختلف ممالک میں مواقع کے لحاظ سے مختلف صورتحال سے دوچار ہیں۔ تیونس میں جہاں خواتین وکیل ڈاکٹر اور انجینئرز ہیں ان کا ایک بڑا مسئلہ گھر اور کام کی ذمہ داریوں میں توازن قائم کرنے کا ہے۔ سعودی عرب میں کچھ خواتین اپنے بنک، ہسپتال اور سکول چلاتی ہیں۔ بعض ملکوں میں جہاں ملکی صنعتیں موجود ہیں بہت سی اسامیاں نوجوان خواتین کے پاس ہیں جبکہ دیہی علاقوں میں وہ اپنے رواجی انداز میں فصلوں اور مویشیوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور دستکاریاں تیار کرتی ہیں۔

حالات اگرچہ تبدیل ہو رہے ہیں لیکن مسلم خواتین میں روایات کے اثرات ابھی تک بہت مضبوط ہیں۔ تیونس کے سوا اکثر ملکوں میں ترمیم شدہ قبائلی اسلامی قانون پایا جاتا ہے۔ جس میں مرد خاندان کا سربراہ ہوتا ہے اور نان نفقے کا ذمہ دار، بلکہ قانون اپنے خاوند، باپ اور بیٹوں کا تحفظ حاصل کرتی ہے۔

تکاح، طلاق اور وراثتی حقوق میں عدم مساوات کے باوجود اکثر مسلم خواتین اسلام کی تعریف کرتی ہیں اور ان کا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام انہیں مرد کے برابر مساوات عطا کرتا ہے اور کچھ نہیں تو پانچ ارکان اسلام کی ادائیگی کی حد تک۔ وہ اپنے معاشروں کی حدود میں اپنا مقام حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ انہیں مساوات نسوانی کا مغربی نظریہ سخت ناپسند ہے اور وہ مغرب کی فحاشی اور بد اخلاقی کو شرمناک قرار دیتی ہیں۔

اکثر مسلم خواتین اپنے روزمرہ کے مسائل پر قابو پانے کے لیے طاقت پر تعریف چاہتی ہیں اس کے لیے وہ تعویذ گنڈے، جانوروں کی قربانی اور جادو کے ذریعے خدا سے توجہ پرستانہ اپیلیں کرتی ہیں عرب ملکوں کی بڑی بوڑھیاں ہوں یا مغربی ممالک میں رہنے والی مسلم خواتین، یہ اعمال ان سب میں پائے جاتے ہیں۔

تیل کی دولت سے مالا مال چند ملکوں سمیت بیشتر اسلامی ممالک میں تبدیلیوں کے باعث مسلم خواتین کے مشنریوں سے رابطے کے روایتی انداز اب غیر موثر ہو چکے ہیں۔ عوام کے تعلیمی معیار و ذرائع میں اضافہ ہوا ہے اور اب پڑھنے اور دستکاریاں سکھانے کی مشنری کلاسوں کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ تاہم بعض مقامات اب بھی ایسے ہیں جہاں عیسائی خواتین دایہ گیری کے ذریعے مسلم خواتین سے تعلقات کا سلسلہ جاری رکھ سکتی ہیں۔

خاص طور پر یورپ میں جہاں افریقہ اور مشرق وسطیٰ سے نقل مکانی کرنے والوں میں ہزاروں خواتین بھی شامل ہیں، مشنریوں نے دوستی کے مراکز قائم کیے ہیں۔ ان مراکز میں وہ زبان، قانونی معاملات اور ثقافتی رکاوٹیں دور کرنے میں خواتین کی مدد کرتے ہیں۔ نو خیز مسلم لڑکیوں کی دوسری نسل خاندانی پابندیوں اور اپنائے ہوئے ملکوں کی تہذیب کے درمیان کشمکش کا شکار ہے اس خلیج کو پلٹنے کے لیے کچھ مشنری انہیں ٹھہریلو کاموں میں مدد کی پیشکش کرتے ہیں اور انہیں ورزشی کلاسوں اور دیگر سرگرمیوں میں مدعو کرتے ہیں۔

ہسپتال کا دورہ غالباً موثر ترین شعبوں میں سے ایک ہے۔ جس سے مسلم خواتین کو متاثر کیا جاسکتا ہے۔ مسلم ثقافت کا تقاضا یہ ہے کہ بیمار آدمی اہل خانہ کی مستقل دیکھ بھال سے بہرہ ور رہے چنانچہ مشنریوں کی یہ بھرپور کوشش ہے کہ وہ مریضوں کا اعتماد حاصل کریں۔ ایک دلال فرم کے مشہور ٹیلی ویژن اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ تم پرانے طور پر یقول اور اور مذہبی خدمات کے ذریعے سے مسلم خواتین تک رسائی کی کوشش کرو تمہاری کامیابی یقینی ہے۔ بعض اوقات ایسا موقع کئی سالوں کے بعد میسر آتا ہے اور بعض حالات میں ان کے ساتھ بائبل کا مطالعہ کرنے سے کامیابی قدم چمٹے آجاتی ہے۔

اگرچہ ہمیں ایسی غیر معمولی کامیابیاں حاصل نہیں ہو سکیں جن کا ذکر کیا جائے۔ تاہم بونے اور کلٹنے کے متواتر عمل سے کارکردگی میں اضافہ ہوا ہے۔ اگر آپ اسلامی دنیا میں

عیسائی بن جانے والی سابق مسلم خواتین کا انٹرویو لیں تو آپ کو ان مختلف عوامل کا پتہ چلے گا جنہوں نے خدائے یسوع کی طرف لانے اور ان کے عقیدے کو استحکام بخشنے میں کردار ادا کیا ہے۔

افریقہ

مالی: رومن کیتھولک چرچ کی ترقی و توسیع

ہم "انٹرنیشنل فائڈز سروس" میں پھیننے والی حالیہ رپورٹ کا خلاصہ کسی تبصرے کے بغیر شائع کر رہے ہیں۔

مالی صحارا کے خطے میں مغربی افریقہ کے عین وسط میں واقع ہے۔ مالی کا دوستانی علاقہ صحرائی ہے۔ رقبہ دو لاکھ چالیس ہزار کلومیٹر ہے اور سپین، فرانس اور اٹلی کے مجموعی رقبے کے برابر ہے۔ اس کی سرحدیں الجزائر، موریتانیہ، سینیگال، گنی، نیجریہ، کوٹ د'یوئیر، بربوری، نائجر اور نائجر کے ملحقہ ہیں۔ یہ سرزمین تین قدرتی خطوں پر مشتمل ہے۔ سوڈان، زون جنوب اور نائجر ڈیلٹا میں دو سو کلومیٹر تک پھیلا ہوا (قابل کاشت علاقہ) صحارا، زون اور ساحلی زون 800 کلومیٹر طویل عظیم دریائے نائجر مالی کے سماجی و اقتصادی ڈھانچے کی تشکیل کرتا ہے اور اس کا زیادہ تر حصہ جہاز رانی کے قابل ہے۔

مالی سیاہ اور سفید افریقہ کے درمیان مثالی سرحدی ملک ہے اور ایک ایسے سنگم پر واقع ہے جہاں سیاہ فام اور سفید فام آبادیاں، بدو اور مقامی لوگ، سوڈانی اور عرب تہذیبیں آپس میں ملتی نظر آتی ہیں اس کے باشندے زیادہ تر وسطی میدا نوں میں مرکوز ہیں۔ خاص طور پر نائجر کے طاس میں جہاں متعدد نسلی گروہ آباد ہیں۔ ان میں سوڈانی اصل کے دو بڑے گروہ سمبارا اور فلے۔ اور دیگر قبائل (مراکھی، دوکون، سونغا، موسی، سیو، طوارق وغیرہ) شامل ہیں ان کی مجموعی تعداد 87 لاکھ ہے۔ فرانسیسی ان کی سرکاری زبان ہے تاہم فطرتاً وہ اپنی علاقائی زبانیں سمبارا، مالیونک وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

سلطنت مالی سے آج کی ریاست تک

آج کے مالی کی جڑیں پرانی افریقی سلطنت میں پیوست نظر آتی ہیں۔ جس کا اس زمانے میں بھی مالی ہی نام تھا۔ چھٹی اور ساتویں صدی میں عرب اپنی تہذیب ساتھ لائے اور یہاں کئی عظیم سلطنتوں کی بنیاد رکھی۔ ان میں نویں صدی کے اختتام پر محمدانا، مالی اور نوسونو کی سیاہ فام اسلامی حکومتیں تھیں۔ تیرہویں صدی میں مالی کا پھیلاؤ شروع ہوا۔ ٹمبکٹو